

آجین رسالت دین کے گہوارے کی کتاب کا زین عدد - ۵

اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

الدین کا خصوصی شمارہ
پر عنوان

ازواجِ مُطہرات

بیادگار

محسن قوم و ملت حضرت اقدس مولانا احمد حسن بہام سملکی
(بانی جامعہ اسلامیہ نعیم الدین ڈاہیل، سمدت)

حسب ایماہ

حضرت اقدس مولانا احمد بزرگ صاحب سملکی، نواز مد
(مہتمم جامعہ ہذا)

زیر سرپرستی

حضرت مفتی احمد سائین پوری، سمد، و نجر
(شیخ الحدیث جامعہ ہذا)

مجلس ادارت

- عبدالرحیم کشمیری
- ثناء اللہ ایم پی
- طاہر بنگاروی

مجلس مشاورت

- حضرت مولانا احمد بزرگ سملکی (مترجم سہ ماہی)
- حضرت مفتی ابو بکر صاحب نقی (استاذ سہ ماہی)
- حضرت مفتی معاذ صاحب بیہوی (استاذ سہ ماہی)

ناشر

شعبۂ تقریر و تحریر

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈاہیل، سملک، گجرات

تفصیلات

- کتاب کا نام : ازواجِ مطہرات
 کاوش : طلبہٴ جامعہ ذابھیل
 زیر سرپرستی : حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری اامت برکات
 حسب ایماہ : حضرت اقدس مولانا احمد بزرگ صاحب سملکی مدظلہ العالی
 صفحات : ۳۸۰
 سن اشاعت : رجب المرجب ۱۴۳۹ھ / اپریل ۲۰۱۸ء
 ناشر : شعبہ تقریر و تحریر، جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ذابھیل



امام المومنین حضرت زینب بنت خزيمةؑ

سوانحی خاکہ

- نام : اُمّ المؤمنین حضرت زینبؓ۔
- لقب : اُمّ المساکین۔
- والد کا نام : خزیمہ بن عبد اللہ۔ والدہ محترمہ: ہند بنت عوف۔
- ولادت : بختِ نبوی سے تیرہ یا پندرہ سال قبل شہرِ مکہ میں ہوئی۔
- قبولِ اسلام : اطلب یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہو گئی تھیں۔
- ہجرت : اپنے شوہر حضرت عبیدہ بن حارث کے ساتھ مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی۔
- نکاح : آپ کے پہلے نکاح کے متعلق تین اقوال ہیں: (۱) ایک یہ کہ آپ کی پہلی شادی طفیل بن حارث بن عبد المطلب سے ہوئی۔ (۲) دوسرا یہ کہ جمہ بن عمرو بن حارث الہملالی سے ہوئی، ان کے بعد حضرت عبیدہ بن حارث سے ہوئی۔ (۳) تیسرا یہ کہ سیدنا عبد اللہ بن جحش کے ساتھ ہوئی۔
- آخری نکاح : تیس سال کی عمر میں رمضان ۳ھ میں حضور ﷺ سے ہوا۔
- مہر : ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی۔
- مدتِ رفاقت : تین یا آٹھ مہینے۔
- وفات : آپ ﷺ کے ساتھ روضۂ ازواج میں منسلک ہونے کے آٹھ مہینے کے بعد ربیع الثانی ۳ھ میں وفات پائی۔
- نمازِ جنازہ : نمازِ جنازہ خود آپ نے پڑھائی۔ مدفن: جنت البقیع۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

عنانِ غنی راپوری

ازواجِ مطہرات میں سے جس خوش قسمت خاتون کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی حیاتِ مبارکہ میں اس دنیا سے رخصت فرمایا اور نماز جنازہ پڑھ کر ان کے لیے رحمت و مغفرت اور بلند کی درجات کی دعا فرمائی، وہ اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہؓ ہیں، اگرچہ اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ بھی آپ ﷺ کی زندگی میں ہی اس دارِ قانی سے رحلت فرمائی تھیں؛ لیکن اُس وقت تک میت کے لیے نماز جنازہ کی ادائیگی کا حکم شارعِ حقیقی کی طرف سے نہیں آیا تھا۔

ان اور اراق میں حضرت زینب بنت خزیمہؓ کی حیاتِ طیبہ پر طالبِ علمانہ روشنی ڈالی گئی ہے اس امید کے ساتھ کہ یہ روشنی ہماری تاریک زندگیوں کے روشن ہونے کا ذریعہ ہوگی، ان شاء اللہ۔

نام و نسب

آپ کا نام زینب اور والد کا نام خزیمہ تھا۔ سلسلہٴ نسب اصحابِ سیر نے اس طرح بیان کیا ہے: زینب بنت خزیمہ بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف بن ہلال بن عمار بن عامر صحصہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن نضله بن حنیس بن سلمان الہملائیہ۔ (ازواجِ مطہرات، سماویات کانسٹیٹیوٹ، ۱۷۵)

آپ کی والدہ کا نام: ہند بنت عوف بن زبیر بن الحارث بن حماطہ تھا، یہ قبیلہٴ بنو خزیمہ سے تعلق رکھتی تھی۔ (رسول منہ ہجرت کی پہاڑیوں، ۲۹۶)

”ام المساکین“

آپ کا لقب ”ام المساکین“ تھا: اس لیے کہ آپ نہایت دریا دل اور کشادہ دست تھیں، ہر وقت بے کسوں کی امداد کے لیے کمر بستہ رہتی تھیں، فقر و مساکین پر حد سے زیادہ مال و دولت تقسیم کرتی تھیں اور بے شمار سخاوت کرتی تھیں۔ ابن ابی شیبہ کے بقول: حضرت نسیبؓ زمانہ جاہلیت میں بھی اسی لقب سے مشہور تھیں۔ پھر تاریخ میں یہی لقب ان کے نام کا لازمی حصہ بن گیا۔ (ازواجِ مطہرات ص ۶۲)

”مجمع الزوائد“ اور ”اسد الغابہ“ میں زہری کے حوالے سے یہ عبارت منقول ہے:

”تزوج رسول اللہ ﷺ زینب بنت خزیمۃ الہلالیۃ وہی أم المساکین“، ان کا یہ لقب مسکینوں کو بہ کثرت کھانا کھلانے کی وجہ سے پڑا تھا۔

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: ”وہی النبی یقال لها أم المساکین لکثرة صدقاتها علیہم وبرزها إلیہم وإحسانها إلیہم“ یہ وہ خاتون ہیں جن کو ”ام المساکین“ کہا جاتا ہے، مساکین پر کثرت صدقات و خیرات، نیکی اور احسان کرنے کی وجہ سے۔

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں: ”کانت تدعی فی الجاہلیۃ أم المساکین“ زمانہ جاہلیت میں بھی انہیں ”ام المساکین“ کہا جاتا تھا۔

عطاء بن یمار سیدہ نسیبؓ بنت خزیمہؓ ہلالیہ سے نقل کرتے ہیں کہ: میرے پاس ایک سیاہ رنگ کی لونڈی تھی، میں نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! میں اسے آزاد کرنا چاہتی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم اسے اپنے بھتیجیوں یا بھائیوں کو کیوں نہیں دے دیتیں کہ وہ اس سے بکریاں چرانے کی خدمت لے لیں۔ (مقاتل ابن سعد ص ۱۸۱)

ولادت و اسلام

سیدہ نسیبؓ بعثتِ نبوی ﷺ سے تیرہ یا پندرہ سال قبل شہر مکہ میں پیدا ہوئیں۔

آپؑ کے قبولِ اسلام کی تاریخ وہیں منظرِ پردہٴ خفا میں ہے، یعنی تعین کے ساتھ معلوم نہیں کہ وہ نعتِ اسلام سے کب مشرف ہوئیں؛ البتہ قرین قیاس یہی ہے کہ وہ سابقینِ اولین کی فہرست میں داخل ہیں؛ کیوں کہ فطرتاً نیک اور صالح لُطیف تھیں۔ (امہات المومنین ص ۴۷)

نکاح

آپؑ کی شادی کے متعلق تین قول ہیں:

(۱) ایک رائے یہ ہے کہ پہلی شادی طفیل بن حارث بن عبدالمطلب کے ساتھ ہوئی، اور دلیل کے طور پر مؤرخین دورِ جاہلیت کا یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دن لوگوں نے خزیمہ بن حارث کے مکان میں چھوٹی بچیوں کو ذبح بجاتے ہوئے اور گیت گاتے ہوئے سنا، وہ شادی کا گیت گاری تھیں جس کی آواز قضا میں گونج رہی تھی، اس گیت کا مفہوم یہ تھا: آج خوشی کا دن ہے، ہماری بہت سی جیتی، دلہن بن کر دوسرے گھر میں چلی جائے گی اپنے ماں باپ اور سہیلیوں کو فرقت کا داغ دے کر، وہ جہاں بھی رہے خوش رہے، اور اس کے آنگن میں بہاریں سدا پھول برساتی رہیں، آج خوشی کا دن ہے، گیت گانے کا دن ہے، سب مل کر گاؤ، آج "ام المساکین" اپنے دو لہاکے ساتھ جاری ہیں۔ اسی اثنا میں برات آئی، طفیل بن حارث بن عبدالمطلب سے زینب بنت خزیمہ کا نکاح ہو گیا اور پھر ڈولی رخصت ہو گئی، اور زینب اپنے عزیز واقارب کو جدائی کا داغ دے کر سرال چلی گئیں۔ سب کا خیال تھا کہ اوصافِ حمیدہ کی مالک زینب کی زندگی بڑی حسین و خوشگوار گذرے گی؛ لیکن زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ طفیل بن حارث نے انہیں طلاق دے دی۔

اس طلاق کے بعد طفیل کے بھائی عبیدہ بن حارث نے سیدہ زینبؑ سے شادی کر لی۔ حضرت عبیدہ حضور ﷺ کے پر دادا ہاشم کے سب سے چھوٹے بھائی عبدالمطلب

کے پوتے تھے، اس طرح رشتہ میں وہ آپ کے چچا ہوتے تھے۔ سیدہ زینبؓ کے شوہر حضرت عبیدہ بن حارث ایک بلند حوصلہ اور باہمت شخصیت کے حامل تھے، آپ ایسے دور میں ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے جب کہ دین اسلام کی کوئی پچیس پھوٹ رہی تھیں، اس وقت اسلام قبول کرنا ایسا تھا جیسے اپنے آپ کو آلام و مصائب کی بمباری تک آگ کے حوالے کرنا، اس وقت حق کے شیدائیوں کی تعداد مٹھی بھر تھی، اور باطل پرست مشرکین کا علم و ستم عروج پر تھا، تعلیم و تربیت کے آزادانہ مواقع میسر نہ تھے، اس لیے اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اپنے چند صحابہؓ کے ہمراہ حضرت ارقم کے مکان کو ”دارالترتیب“ بنا لیا جہاں یہ جاں نثار حاضر ہو کر آفتاب نبوت ﷺ سے اکتساب فیض کرتے، ان خوش قسمت نفوس میں حضرت عبیدہ بن حارث بھی شامل تھے۔

شعب ابی طالب کے خوفناک محاصرے میں حضرت عبیدہ اور ان کی زوجہ زینب نے بھی محصور رہ کر دل و ذمہ مصائب و آلام کو جھیلنا اور حق کی خاطر قربانیاں پیش کیں۔

(۲) دوسری رائے یہ ہے کہ حضرت عبیدہ بن حارث کے ساتھ رضیۃ از دواج میں منسلک ہونے سے پہلے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جہم بن عمرو بن حارث البہالی کے نکاح میں تھیں، یہ ان کے چچا کا بیٹا تھا۔

(۳) تیسری رائے یہ ہے کہ سیدہ زینب بنت خزیمہ کی پہلی شادی سیدنا عبد اللہ بن جحش کے ساتھ ہوئی اور جب وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو نبی کریم ﷺ کے ساتھ رضیۃ از دواج میں منسلک ہو گئیں۔ (رسول اللہ ﷺ کی دکھنازک، ص ۳۰۱)

ہجرتِ مدینہ

جب خاتم النبیین ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو مدینہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، تو سیدہ زینب بھی اپنے شوہر کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچیں، ان کے شوہر حضرت عبیدہ کو اللہ کے دین اور رسول اللہ ﷺ سے جو عشق و لگاؤ تھا اس کی

وجہ سے وہ صحابہ کرام کے مابین بہت زیادہ معزز و مکرم سمجھے تھے، اور لوگ آپ کو "شیخ
المہاجرین" کے لقب سے پکارتے تھے۔ (ازواجِ مطہرات ۲۷۹)

غزوہ بدر

۱۷/ رمضان المبارک ۲ھ کو سرزمین بدر میں حق و باطل کا پہلا اور تاریخ ساز
معرکہ شروع ہوا، تین سو زنا، تیسبہ، شیبہ اور ولید اپنی بہادری اور شجاعت پر اترتے ہوئے
میدان میں آئے اور "ہل من مبارز؟" کا نعرہ لگایا، سپہ سالار اعظم ﷺ نے حضرت
علیؑ، حضرت حمزہؑ اور حضرت عبیدہؑ کو حکم دیا کہ وہ خدا وندِ قدوس کی خوشنودی اور دین کی
سر بلندی کے لیے ان کے مقابلے میں نکلیں، چنانچہ حضرت علیؑ و حضرت حمزہؑ نے تو
اپنے اپنے حریفوں کو قتل کر کے کافروں کے دل کو ہیبت زدہ کر دیا؛ لیکن حضرت عبیدہؑ کے
حریف تیبہ نے اپنی تلوار سے ان کے قدموں پر کاری وار کیا جس سے حضرت عبیدہؑ کا
پاؤں سخت زخمی ہو گیا، یہ ماجرا دیکھ کر شیرانِ اسلام حضرت علیؑ و حمزہؑ اس کی جانب لپکے اور
چشمِ زدن میں دشمن کو جہنم رسید کر دیا۔

حضرت عبیدہؑ کو گہرا زخم لگا تھا، پنڈلی میں سے گودا باہر نکل آیا تھا، انہیں اسی حالت
میں اٹھا کر حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، ان کا جسم زخموں سے چور ہو چکا تھا، اللہ
کے رسول ﷺ نے ان کا سراپنی گود میں رکھا اور خون و دھول میں انا چہرہ صاف کرنے
لگے، تڑپتے ہوئے عاشق نے لجا جانا استفسار کیا: اے اللہ کے محبوب! کیا مجھے شہادت
نصیب ہوگی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں عبیدہ! یقیناً آپ شہید ہیں۔ یہ
بشارت سن کر چہرہ مبارک کھل اٹھا اور کہا: آج اگر ابوطالب حیات ہوتے تو ان کو یقین
ہو جاتا کہ میں ان کے اس شعر کا حقیقی مستحق ہوں: ہم محمد کی حفاظت کریں گے حتیٰ کہ ان
کی خاطر اپنی گردنیں دے دیں گے اور اپنے اہل و عیال سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

یہ کہا اور گردن لڑھک گئی، "إنا لله وإنا إليه راجعون". پدر کے دامن میں آپ مدفون ہوئے، شہادت کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ (۶۳) سال تھی۔ (ازواجِ مطہرات: ۲۸۱)

حضرت زینبؓ قابلِ رشک عورت

حضرت زینبؓ کا یہ اعزاز و شرف کتنا قابلِ رشک ہے کہ آپ کو ایک ایسے مرد مجاہد کی رفاقت نصیب ہوئی جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر اپنی پوری قوت اور توانائی لگا دی اور جس نے اپنے خون سے دینِ حق کے شجر کو پھل شربت بنا دیا، اگرچہ حضرت عبیدہؓ کی شہادت حضرت زینبؓ کے لیے تباہی لائی؛ لیکن آپ نے اس صدمے کو بڑے صبر و ہمت سے برداشت کیا اور غم کے ماروں کو یہ پیغام دیا کہ اللہ کی دی ہوئی ہر مصیبت میں ثابت قدم رہنا چاہیے؛ کیوں کہ ہم سب اللہ کے بندے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ (ازواجِ مطہرات: ۲۸۲)

حضرت عبداللہؓ بن جحش سے آپؓ کا نکاح

سیدہ زینبؓ کی جب عدت ختم ہوئی تو آپؓ کا نکاح ایک اور جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہؓ بن جحش سے ہوا۔ حضرت عبداللہؓ قدیم الاسلام تھے، آپؓ نے راہِ خدا میں پہلے حبشہ کی جانب ہجرت کی اور پھر مدینہ کی جانب۔ رشتے میں آپؓ سنیچہ کے پھوپھی زاد بھائی اور دینِ اسلام کے پُر جوش سپاہی تھے۔ غزوہٴ احد سے ایک دن قبل اپنے محبوبِ حقیقی کی بارگاہ میں یہ التجا کی تھی کہ: اے میرے پروردگار! کل میرے مذہبِ مقابل ایک ایسا آدمی لانا جو بڑا بہادر اور زبردست ہو، میں اس کے ساتھ مقابلہ کروں اور وہ میرے ساتھ لڑے، یہاں تک کہ میں لڑتے لڑتے اس کے ہاتھوں تیری راہ میں قتل کر دیا جاؤں، اور پھر وہ میرے ناک کان کاٹ ڈالے، پھر روزِ قیامت میں تجھ سے

ملوں، اور تو مجھ سے پوچھے کہ: تیرے تاک کان کہاں گئے؟ تو کہوں کہ: تیری راہ میں تیرے اور تیرے نبی کی خوشی کی خاطر کٹوا دیے۔

محبوبِ حقیقی کی راہ میں مرنے کی ہر سوز اور ہر اثرِ دعا دل کی گہرائیوں سے کچھ اس طرح نکلی تھی کہ خود اجابت اس کے استقبال کے لیے عرشِ بریں کی بلند یوں سے فرشِ زمین پر پہنچ گئی۔ (ازواجِ مطہرات ص ۴۳)

غزوہٴ احد اور سیدہ زینبؓ کی قربانی

دوسرے دن لڑائی کا آغاز ہوا تو سیدہ زینبؓ کے رفیقِ حیات بھی دوسرے مجاہدینِ اسلام کی طرح کفر و شرک کی طوفانی موجوں کے سامنے مضبوط چٹان بن کر کھڑے ہو گئے، اور بے جگری سے لڑتے رہے، یہاں تک کہ ان پر ایک خونخوار کافر نے کھوار کا ایک ایسا حملہ کیا جس سے روحِ نقسِ عنصری سے پرواز کر کے اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملی۔ کافروں نے جوشِ غضب میں ان کے تاک کان کاٹ ڈالے، اور اس طرح اللہ کا یہ محبوب بندہ اپنی مراد کو پہنچ گیا، اسی بنا پر آپ تاریخِ اسلام میں "المجدع فی اللہ" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ شہادت کے وقت عمر مبارک چالیس سال تھی، آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیارے چچا حضرت حمزہؓ کے ساتھ قبر میں دفن کیا۔ (تتمیل ص ۱۸۰) کے لیے دیکھیے میں مثنیٰ ص ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳

اس دار فانی سے حاصل ہونے والی اپنی تمام تر سہولیات لٹا چکی تھیں، چنانچہ ان تمام قربانیوں کو اللہ رب العزت کے دربار عالی میں شرفِ قبولیت حاصل ہوئی، اور اب انہیں طبقہٴ انات کے اعلیٰ ترین اعزاز سے نوازنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (ازواجِ مطہرات: ۲۸۳)

”ام المومنین“ بننے کا شرف

حضرت عبد اللہ بن جحش کی وفات کے بعد سیدہ زینبؓ مآذی اور ظاہری سہاروں سے محروم ہو چکی تھیں؛ لیکن اللہ کے رسول ﷺ کی رحمت کب گوارا کر سکتی تھی کہ اللہ کی ایک ایسی بندی جس نے دین کے خاطر سب کچھ قربان کر دیا تھا، وہ مایوسی اور ناامیدی کی گھٹنا ٹوپ تار کیوں میں گم ہو کر رہ جائے۔ چنانچہ رمضان ۳ھ میں آپ ﷺ نے انہیں اپنی طرف سے پیغام نکاح بھیجا جو سعادت سمجھ کر منظور کر لیا گیا۔ اس وقت سیدہ زینبؓ کی عمر تیس سال تھی، یہ نکاح سیدہ حفصہؓ سے عقد کے ایک ماہ بعد ہوا تھا۔ (ازواجِ مطہرات: ۲۸۵)

محمد ابن قدام اپنے والد محترم سے نقل کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت خزیمہ کو پیغام نکاح دیا، آپ نے اس کو بہ خوشی قبول کر لیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے گواہوں کی حاضری میں ان سے نکاح فرمایا، اور ایک قول کے مطابق ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی مہر مقرر فرمایا۔ (مقاتل بن سعد: ۲۸۵/۸)

حجرہ

سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدہ حفصہؓ کے حجروں سے متصل ان کے لیے حجرہ تعمیر کیا گیا

تھا۔ (ازواجِ مطہرات: صحاح و کتابت: ۱۷۸/۱۷۹)

مختصر مدتِ رفاقت

سیدہ زینبؓ حرمِ نبوت میں داخل ہونے کے بعد زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکیں،

حضور ﷺ کے ساتھ زندگی گزارنے کی مدت نہایت مختصر رہی، ایک روایت کے مطابق فقط دو یا تین ماہ بعد ہی ربیع الثانی ۳ھ میں اس دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کر گئیں، اور ابن سعد کی بیان کردہ روایت کے مطابق رمضان ۳ھ میں نکاح ہوا اور آٹھ مہینے کے بعد ربیع الثانی ۳ھ میں وفات پائی۔ (مقاتل بن سعد، ص ۴۱۸)

نمازِ جنازہ

حضور ﷺ نے خود آپؐ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور دل مغموم کے ساتھ ان کے تین بھائیوں کے ذریعے اپنے سامنے ہی انہیں قبر میں اتروایا اور بھیکتی آنکھوں سے تہنیتیں مکمل ہوئی، آج بھی یہ صابرہ، فاطمہ، مجاہدہ مدینہ کے قبرستانِ بخت البقیع میں موجزاً سزاوت ہیں۔ (ازواجِ مطہرات ص ۴۵)

آساں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے ہبزہؓ نورست اس گھر کی نمکبانی کرے

خصوصی امتیازات

- (۱) سخاوت و دریادل اور کشادہ ظرفی کی بنا پر "ام المساکین" کے لقب سے ملقب ہوئیں۔
- (۲) پے در پے دو مجاہدین اسلام اور شہیدانِ حق کی رفاقت و زوجیت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔
- (۳) تمام امتہاتِ المؤمنین میں یہی وہ خوش قسمت خاتون ہیں جن کی اللہ کے رسول ﷺ نے خود نمازِ جنازہ پڑھا کر مغفرت کے لیے دعا فرمائی۔
- (۴) انہیں یہ انفرادی امتیاز بھی حاصل ہے کہ ان کی ایک ماں شریکِ بہن کو (سیدہ میمونہؓ) جو ۷ھ میں عمرہ القضاء کے موقع پر حرمِ نبویؐ میں داخل ہوئیں، بھی امّ المؤمنین بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ (ازواجِ مطہرات ص ۴۲)

اختتام

حضرت زینب بنت کریمؓ کی حیاتِ مقدسہ قربانیوں سے بھر پور رہی، اسلام قبول کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں قربانیاں پیش کیں، پھر ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں آ کر بھی یہ سلسلہ جاری رہا، یہاں تک کہ جب "ام المؤمنین" بن کر کاشانہ اطہر کی زینب بنیں اور اپنی قربانیوں کا صلہ پانے کا وقت آیا تو بہت جلد اُس ربِّ کریم کے حضور چلی گئیں جس نے خود اپنا تعارف "مائلت یوم الدین" اور "إن اللہ لا یضیع أجر المحسنین" کے ذریعے کروایا ہے، کاش! ہر مومن کو ایسی قابلِ رشک زندگی نصیب ہو۔

